باب التقریظ والتنقید

ایسیز آن اسلام

ESSAYS ON ISLAM.

(جناب صغیر احمد صاحب بی ایس سی (علیگ)

کتاب مجموعہ ہے لفٹنٹ کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب کے گیارہ مضامین کا، یہ مضامین اس مجموعہ میں آنے سے پہلے مختلف علمی رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں، جدید سائنسی تحقیقات و انکشافات نے مذہبی عقائد اور تصوّرات کے سمجھنے کی ایک نئی راہ کھول دی ہے، بیسویں صدی کے نظریات، انیسویں صدی کے مادیاتی نظریات سے بالکل مختلف ہیں۔ جدید نظریات کا عمیق مطالعہ مذہب کی روح اور اصل کو سمجھنے میں معین ثابت ہو سکتا ہے اور مذہبی عقائد اور افکار کی ایسی تشریح ہو سکتی ہے جو موجودہ دور کے ذہن کو مطمئن کر سکتی ہے۔

مذہب بنیادی طور پر انسان کے وجدان اور فطرتِ سلیم ہی کو اپیل کرتا ہے۔ فکر اور تعقّل اسی اپیل کو اور راسخ اور پختہ کرتا ہے۔ وجدان اور تعقل کو الگ خانوں میں رکھنا صحیح نہیں۔ یہ ایک ہی اصل کے دو پہلو ہیں۔ مصنف نے ان مضامین میں بعض مذہبی اور علمی افکار کو علمِ جدید کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

مجموعہ میں پہلا مضمون "نظریہ علم" پر ہے جس میں فاضل مصنف نے بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے "علم" معلوم اشیاء کی کنہ و حقیقت کی دریافت و تحقیق کا نام ہے" علمِ باطن سے مراد حقیقتِ اشیاء کی دریافت ہے جس میں عمق ہے، طول و عرض نہیں، مادہ و کائنات کا اثبات اور اس سے رابطہ (جس کی تعلیم قرآن نے دی ہے) اس لئے ضروری ہے کہ اس کے مظاہر پر غور و فکر ہی سے حیات و ممات کے رموز سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی ترقی اور عروج کا زمانہ بھی وہی ہے جو ان کے علم و فن کی ترقی کا زمانہ ہے۔

مذہب میں عقائد کی اہمیت مسلم ہے اور عقائد کا علم انسان کو وحی الٰہی سے ہوتا ہے۔ لیکن مذہب میں تازگی اور تازہ کاری آتی ہے خود انسان کی اپنی جستجو و تلاش سے، جستجو، حقیقتِ حیات و کائنات کی جس سے

عقائد انسان کے قلب ونظر میں زندہ حقیقت بن کر جلوہ گر ہوتے ہیں اور جن کی قوت سے قوموں کی تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ اقبالؒ کے مردِ مومن کی نگاہ وہی ہے جو علم و یقین سے پیدا ہوتی ہے۔

علمی میدان میں مسلمانوں کے انحطاط کا ذکر اسی مضمون میں فاضل مصنف نے نہایت دلسوزی کے ساتھ کیا ہے۔ فاضل مصنف کے نزدیک قرآن مجید کی ان آیات میں جنھیں مفسرین نے "متشابہات" کے درجہ میں رکھا ہے، حقائق و معارف کا خزانہ پوشیدہ ہے جن تک پہنچنے میں جدید افکار و نظریات ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ علوم جدیدہ کی روشنی میں قرآن مجید کا مطالعہ کیا جائے اور ان آیات کے مطالب معلوم کئے جائیں۔ یہ راہ منزل کی طرف ضرور لے جائیگی لیکن اس کا پُرخطر ہونا بھی ظاہر ہے اچھا ہوتا اگر فاضل مصنف نے ان خطرات کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہوتا اور سلامتی کے ساتھ ان سے گذر جانے کے لئے ضروری احتیاط پر بھی روشنی ڈال دی ہوتی۔

کتاب کا یہ پہلا مضمون ایک طرح سے اس مجموعۂ مضامین کا مقدمہ قرار دیا جا سکتا ہے اس لئے کہ یہی اندازِ فکر مجموعہ کے دوسرے مضامین میں نظر آتا ہے۔

ایک مضمون "انسانی روح کی ماہیت" پر ہے۔ روح کی حقیقت آج سے صدیوں قبل جس طرح معمہ تھی آج بھی، علوم کی ترقی کے باوجود، ایک رازِ سربستہ ہے۔ آنحضرت صلعم سے روح کے بارے میں یہودیوں کے استفسار پر قرآن میں نازل ہوا "کہہ دیجئے، روح اللہ کی طرف سے ہے اور اس کا بہت ہی کم علم بخشا گیا ہے" اس مضمون میں دکھلایا گیا ہے کہ افلاطون اور ارسطو سے لیکر آج تک، اس کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ اس کی تصدیق کرتا ہے کہ "اس کا بہت ہی کم علم انسان کو دیا گیا ہے" اس کے بعد مصنف نے سورۂ زمر کی مندرجہ ذیل آیت کو لیا ہے (صفحہ ۱۵)

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (زمر۔۵)	وہ اللہ ہی ہے جو روحوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے اور جو نہیں مری ہیں، ان کی نیند میں (وفات دیتا ہے) تو جس پر موت کا حکم اس نے جاری کیا، اس کو روک لیتا ہے اور دوسری روح کو (جس پر موت کا حکم نہیں یعنی نیند والی کو) ایک مدت معینہ کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں سوچنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

قرآن مجید کی اس آیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فاضل مؤلف نے لکھا ہے:۔

"اس سے یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ روح کا رشتہ جسم انسانی سے دو طرح سے منقطع کرتے ہیں۔ ایک مستقل طور پر جبکہ موت واقع ہوتی ہے، دوسرے عارضی طور پر جب انسان پر نیند کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اب اس سوال کا جواب کہ کیا روح کا جسم انسانی سے پرواز کرجانا ہی موت کا سبب ہوتا ہے، نفی میں ہوگا، ساتھ ہی یہ بات بھی شک و شبہ سے بالا ہے کہ جب موت واقع ہوتی ہے تو روح کا تعلق جسم سے ختم ہوجاتا ہے۔ تو پھر روح کی اصل و ماہیت کیا ہے؟" (صفحہ ۵۲)

اس کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ ملتے ہیں:۔

صرف روح کا جسم سے پرواز موت کا باعث نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی کوئی بات ہے جو موت کا سبب بنتی ہے۔ اگر صرف روح کا نکل جانا موت کا سبب نہیں تو جسم میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ بھی اسے قرار نہیں دیا جاسکتا، اس لئے کہ نیند کی حالت میں بھی قلب کی حرکت جاری رہتی ہے (صفحہ ۵۲)

آگے چل کر یہ سوال بھی مصنف نے اٹھایا ہے:۔

"جب ہم نیند کی حالت میں ہوتے ہیں تو روح کا رشتہ جسم سے عارضی طور پر ختم ہوجاتا ہے لیکن اگر کوئی آتا ہے اور جھنجھوڑ کر یا شور مچا کر ہمیں بیدار کردیتا ہے اس وقت اچانک روح کو کیسے اس کا علم ہوجاتا ہے کہ جسم کی طرف رجوع کرنے کا وقت آگیا؟ کیا روح کا کوئی جزء جسم میں باقی رہتا ہے؟ قرآن مجید کی زیر بحث آیت سے ایسا مفہوم نہیں نکلتا۔" (صفحہ ۵۳-۵۴)

فاضل مصنف کو اعتراف ہے کہ اس سوال کا کوئی جواب ہمارے پاس نہیں اور نفسیات کی جدید تحقیقات بھی اس مسئلہ پر خاموش ہیں لیکن علامہ سید سلیمان ندوی نے سیرۃ النبی (جلد چہارم) میں اس مسئلہ پر جن الفاظ میں روشنی ڈالی ہے، اس سے حقیقت ایک دوسری ہی شکل میں سامنے آتی ہے، اُن کے الفاظ یہ ہیں:۔

"روح کو اپنے جسم سے دو قسم کا تعلق ہے، ایک ادراک و احساس کا، اور دوسرے تدبیر و تغذیہ کا، نیند وہ عالم ہے جس میں ہمارے تمام آلاتِ ادراک و احساس اس دنیا سے بے خبر ہوکر اپنے گرد و پیش کی مادی دنیا سے یکسر بیگانہ بن جاتے ہیں، تاہم ہمارے نفس یا روح کا تعلق ہمارے

جسم سے باقی رہتا ہے اور وہ اس حالت میں بھی جسم کی مادی زندگی، نشو و نما اور بقا کی تدبیروں اور دل و دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ کی غذا رسانی اور خون کے دوران میں مصروف رہتی ہے، اس کا نام روح کا جسم سے تدبیری تعلق ہے۔ اب نیند اور موت میں فرق ہے تو یہ ہے کہ نیند کی حالت میں جسم سے نفس کا تدبیری تعلق قائم رہتا ہے، لیکن موت کی حالت میں جسم کا روح سے تدبیری تعلق بھی یکسر منقطع ہو جاتا ہے اس لیے جسم کے اجزا کچھ دنوں میں منتشر ہو جاتے ہیں۔

(سیرۃ النبی جلد چہارم طبع دوم صفحہ ۲۴۰ بہ سلسلہ نیند اور موت کی شباہت)

مذکورہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ فاضل مصنف اور سید صاحبؒ کی تحقیق میں مطابقت نہیں اگرچہ سید صاحبؒ نے بھی قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت ہی کو اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔ احقر راقم السطور کے بس کی بات تو یہ ذرا بھی نہیں کہ اس غیر مطابقت پر رائے ظاہر کرے۔ امید ہے فاضل مصنف اپنے علم اور فہم سے اس مسئلہ کی مزید وضاحت کریں۔ اس مجموعے کے دوسرے اہم مضامین یہ ہیں:۔

انسانی فطرت اور معاشرہ کا اسلامی تصور	فلسفۂ آرزو
ختم نبوت اور انسانی ذہن کا ارتقا	اسلام اور اس کا اثر دنیا کے مذہبی فکر پر
اسلامی اور مغربی تہذیب کا موازنہ	تاریخ کی تشریح

یہ تمام مضامین نہایت علمی انداز میں لکھے گئے ہیں ان کا معیار بلند اور اَپ ٹو ڈیٹ (up to date) ہے۔ فاضل مصنف نے جدید علوم بالخصوص سائنس اور فلسفہ کا گہرا مطالعہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فہم قرآن کا بھی ذوق عطا کیا ہے ان مضامین میں تحقیق کا دامن کہیں بھی ہاتھ سے چھوٹنے نہیں پایا ہے۔ فاضل مصنف کے فکر کی اساس قرآن مجید ہی ہے۔ سائنس، فلسفہ اور تاریخ کو اسی کی تشریح و تنقید کے لئے استعمال کیا ہے۔ دنیا اب مادیت سے بیزار نظر آ رہی ہے اور دلوں میں مذہب کی طلب ایک نئے انداز سے پیدا ہو رہی ہے۔ مذاہب میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اس دور کے علمی معیار پر پورا اتر سکتا ہے اور موجودہ دور کے معاشرتی اور روحانی مسائل اور گتھیوں کا حل پیش کر سکتا ہے۔ یہ کام مسلمان اہل علم اور صاحب قلم حضرات کا ہے کہ اسلامی تعلیمات کو نئی تقاضوں کے مطابق پیش کریں یعنی شراب وہی پرانی لیکن جام نئے اور جدید۔ یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور اسلامی لٹریچر میں